طاہر القادری عقائد و نظریات

از: مفتی اختر حسین صاحب قادری

عصر حاضر کا عظیم مذہبی فتنہ "طاہری فرقہ" کا اجمالی تعارف

بنام

طاہر القادری

عقائد و نظریات

از

محقق عصر حضرت علامہ مفتی

محمد اختر حسین قادری دام ظلہ

استاذ فقہ و معقولات و صدر شعبۂ افتاء دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی (یو پی)

قاضی شرع ضلع سنت کبیر نگر و رکن شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف (یو پی)

ناشر

جماعت رضائے مصطفےٰ بنگلور کرناٹک

نام کتاب : طاہر القادری عقائد و نظریات

از : محمد اختر حسین قادری

استاذ فقہ و معقولات دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی (یوپی)
قاضی شرع ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)

مطبع : اے، ون آفسیٹ پریس، دہلی

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

سن اشاعت : ۱۴۳۳ھ

عرض حال

مذہب اسلام کے خلاف سرگرمیوں اور منصوبہ بند سازشی تحریکوں کا وجود کوئی نئی بات نہیں ہے، حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی اور اسلام و کفر کا آمنا سامنا ابتدائے آفرینش سے چلا آرہا ہے، اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا ہی رہے گا۔ البتہ عصر حاضر اسلام اور مسلمانوں کیلئے انتہائی پُر آشوب و پُر فتن ہے، آئے دن نت نئے فتنے جنم لیتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، مگر تاریخ شاہد ہے کہ ہر محاذ اور ہر مورچہ پر باطل کو منہ کی کھانی پڑی ہے اور حق پرستوں کو فتح مبین حاصل ہوئی ہے۔ انہیں فتنوں میں ایک تازہ ترین فتنہ "فتنۂ طاہریہ" بھی ہے جو ملک پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر جناب طاہر القادری کی آزاد خیالی اور جداگانہ افکار و نظریات کا شاخسانہ ہے۔ آنجناب اہل یورپ و امریکہ کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور انہیں کے اشاروں پر تھرکتے رہتے ہیں۔ اپنی چرب زبانی اور لچھے دار بیانات کے ذریعہ عصری تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانس کر ان کا اعتقادی اور ذہنی استحصال کرتے ہیں، اکابر کی عداوت و بغاوت کا بیج لوگوں کے دلوں میں ڈال کر اسے پروان چڑھاتے ہیں اور اس طرح وہ بزرگوں کی بارگاہوں کا بے ادب اور بیباک و گستاخ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ صلح کلیت اور اتحاد ادیان کی علمبرداری اپنا مشن بنائے ہوئے ہیں۔ اپنے مشن میں کامیاب ہونے کیلئے داؤ پیچ بھی خوب دکھائے ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی اپنا موقف واضح طور پر بیان نہین کرتے، با مسلمان اللہ اللہ، با برہمن رام رام کی سراپا تصویر نظر آتے ہیں۔ مگر یہ سب ملمع سازیاں دیر تک برقرار نہ رہ سکیں، علمائے حق نے بہت جلد ان کی سازشی چالوں کو بھانپ لیا اور ایک طویل مدت سے علمائے پاکستان ان کی سخت تردید میں لگے ہوئے ہیں۔ درجنوں کتابیں معرض وجود میں آئیں کئی مکالمات و مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ اور الحمد للہ پروفیسر صاحب کا پورا ہیولیٰ قوم کے

سامنے جگ ظاہر ہو چکا ہے۔ ان کے دام تزویر میں پھنسے بھولے بھالے مسلمان آزاد ہو رہے ہیں۔

ہندوستان میں بھی علمائے کرام نے اس فتنہ کی سرکوبی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، خصوصیت کے ساتھ وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم، علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری دامت برکاتہم بریلی شریف قاضی القضاۃ فی الہند اور ممتاز الفقہاء امین علوم صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ نائب قاضی القضاۃ فی الہند نے اس فتنۂ عظیمہ کے خطرات وخدشات سے آگاہ فرما کر لوگوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کا سامان فراہم فرما دیا ہے۔

زیر نظر کتابچہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کتابچہ کی ترتیب وتالیف کرنے والے حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب عالم اسلام میں ایک مشہور ومعروف اور معتمد شخصیت ہیں۔ اسلام وسنیت کی خدمت کا خوب جذبہ رکھتے ہیں اور فتنوں کی سرکوبی میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ نے حضور تاج الشریعہ اور محدث کبیر کی سرپرستی میں اس فتنۂ طاہریہ کی سرکوبی کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دئے ہیں، ابھی چند ماہ قبل جب پروفیسر صاحب ہندوستان کے دورے پر آئے تھے حضور مفتی صاحب نے ۹ سوالات مرتب فرما کر ان کے پاس بھجوائے تھے لیکن وہ ایک سوال کا بھی جواب نہ دے سکے تھے۔

چونکہ یہ کتابچہ بعجلت تمام منظر عام پر لانا پڑا اس لئے اس میں پروفیسر صاحب کی بعض تحریروں اور بیانات سے صرف اقتباسات نقل کر دئے گئے ہیں ان پر کوئی تعلیق یا تبصرہ نہیں ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی رہی ہے کہ یہ باتیں اتنی واضح ہیں کہ تعلیق وتبصرہ کی ضرورت بھی نہ تھی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

از:......اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ، بنگلور، کرناٹک

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ذمہ دار نہیں

خالق کون ومکان نے جب حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جملہ تشریعی وتکوینی اختیارات کے باوجود اس بات کا مکلّف اور ذمہ دار نہیں ٹھہرایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو اسلام قبول کرنے کیلئے مجبور فرمائیں۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو ص:۸۶)

صدیق اکبر محض سیاسی خلیفہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ محض سیاسی خلیفہ تھے روحانی خلیفہ نہیں تھے۔ (السیف الجلی ص:۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وصی رسول اللہ ہیں

سو ہم سب کو جان لینا چاہیے کہ حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت مہدی الارض والسماء باپ اور بیٹا دونوں اللہ کے ولی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصی ہیں۔ (القول المعتبر ص:۱۶)

نئے فرقہ کی بنیاد

جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنّی سبھی شامل ہوں گے حتیٰ کہ اقلیتوں کو بھی پارٹی میں مناسب جگہ دی جائے گی۔ (جنگ ،لاہور جمعہ میگزین ۲۷رفروری 1987ء)

ہمارے نزدیک شیعہ سنّی میں کوئی امتیاز نہیں۔ (چٹان، لاہور ۲۵رمئی 89ء)

ہمارے یہاں شیعہ سے لے کر وہابی تک سبھی لوگ آتے ہیں۔ (رسالہ دیدہ

وشنید، لاہور ۴/تا۹ اپریل 1986ء)

ہر بچہ خمینی بنے

امام خمینی تاریخ اسلام کے ان شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے، ہمیں فرعونیت کا بت پاش پاش کرنے کیلئے "حسین" بن کر معرکہ کربلا برپا کر دینا چاہیئے، خمینی سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔
(روزنامہ نوائے وقت، لاہور ۸/جون 1989ء)

ائمہ مجتہدین کا حوالہ سند نہیں

"پروفیسر طاہر القادری نے میاں محمد شریف صاحب کے مکان پر مذاکرہ میں کہا کہ فقہائے مجتہدین ائمہ اربعہ سمیت اس کے فریق (مدمقابل) ہیں اور ان کا کوئی حوالہ اس کیلئے سند نہیں۔" (خطرہ کی گھنٹی ص:۴۳)

بریلویت سے وحشت

"بریلوت، دیوبندیت، اہل حدیث، شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگی ہے۔" (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو ص:۱۱۱)

سب کی اقتدا میں نماز

"میں شیعہ وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔" (رسالہ دیدہ وشنید، لاہور ۴/تا ۹/اپریل 1986ء)

گستاخ کی تکفیر نہیں

"میں تکفیری مہم کا فرد نہیں ہوں...... دوسرے مسالک کی توہین اور تکفیر

دینداری نہیں بلکہ عین فرقہ واریت ہے، ہم پر لازم ہے کہ امت مسلمہ کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔" (ضیائے حرم، لاہور ص:۳۱، ۳۲)

یہود و نصاریٰ کافر نہیں ہیں

تو جب بلیورز (Believers) اور نان بلیورز (Non-Believers) کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بلیورز (Believers) میں شمار ہوتے ہیں یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بلیورز (Non- Believers) کے زمرہ میں آتے ہیں اور بلیورز (Believers) کی پھر آگے تقسیم ہے، اہل اسلام اور اہل کتاب کی تو خود قرآن کریم میں کفار کے لیے احکام اور ہیں اور اہل کتاب کیلئے احکام اور ہیں۔ (سی.ڈی. مسٹر طاہر)

مسجد منہاج القرآن یہود و نصاریٰ کی عبادت کیلئے ہے

آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کیلئے نہیں کھولی تھی، ابدالآباد تک آپ کیلئے کھلی ہے۔ (سی.ڈی. مسٹر طاہر)

یوم ولادت عیسیٰ علیہ السلام ایمان کا حصہ ہے

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ (قرآن کی فریاد ص:۱۱ بحوالہ ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء ص:۷۳)

خدا اور رسول نے کسی فرقہ کو جنّت کا پروانہ نہیں دیا

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشیں کر لینی چاہیئے کہ خدا اور رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنّت کا پروانہ جاری نہیں کیا اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ محض فلاں مسلک سے متعلق ہونے کی بنا پر جنّت کا حق دار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو ص:۲۴)

تمام اسلامی فرقوں میں کوئی بھی شریعت کا منکر نہیں

"یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی واعتقادی قدریں سب مشترک ہیں اسلامی عقائد کا سارا نظام انہیں مشترک بنیادوں پر کھڑا ہے، مسلمانوں میں سے کوئی بھی کسی نبی یا رسول کی شریعت کا انکار کرتا ہے نہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے، سب مسلمان توحید ورسالت وحی اور کتب سماوی کے نزول، آخرت کے انعقاد، ملائکہ کے وجود، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت وغیرہ جیسے معتقدات اور اعمال پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے، اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔"
(کتاب مذکور ص:۳۱)

تمام فرقے عقیدہ میں ایک ہیں

بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے، اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے

دائرے کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح کی دانشمندی اور قرینِ انصاف نہیں ہے۔ (کتاب مذکور ص: ۳۷، ۳۸)

کسی کو کافر کہنا خدا کی مسند پر بیٹھنا ہے

''کسی کا یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں کلمہ گو، منافق اور کافر ہے اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بیٹھانے کے مترادف نہین تو اور کیا ہے۔ (کتاب مذکور ص: ۴۳)

کسی کو یہ حق نہیں کہ اپنا مسلک کسی پر مسلط کرے

کسی واعظ اور مبلغ کو ممبر پر کھڑے ہو کر یہ حق نہیں پہونچتا ہے کہ وہ کسی پر اپنا مسلک اور نقطۂ نظر زبردستی مسلط کرے اور اختلاف رائے رکھنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتا پھرے۔ (کتاب مذکور ص: ۵۴)

ایسے مدارس ہوں جہاں ہر فرقہ مل کر پڑھیں

''مسلکی رواداری اور وسیع المشربی کو پھر سے بحال کرنے کیلئے وسیع بنیادوں پر ایسے دینی تدریسی ادارے اور مدارس قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے جہاں پر ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے طلباء آزادانہ ماحول میں تعلیم حاصل کریں اور اس طرح باہم اختلاط سے خوشگوار اور صحت مند دینی فضا قائم ہو سکے، ایسے اداروں کے فارغ التحصیل علماء جب عملی زندگی میں داخل ہوں گے تو ان کے درس و تدریس اور پڑھنے پڑھانے کا اسلوب مناظرانہ نہیں بلکہ مثبت، پُروقار، علمی، تحقیقی، استخراجی اور مشفقانہ انداز کا ہوگا۔'' (کتاب مذکور ص: ۵۹)

علماء اور مشائخ کی تحقیر

دینی اداروں سے فارغ التحصیل علماء مولوی بن گئے جن کا کام نکاح خوانی ، مردوں کی تجہیز و تکفین کے سوا کچھ نہ تھا، دینی تعلیم کے حصول کیلئے صرف وہی لوگ آتے ہیں جنہیں جدید تعلیم کے وسائل میسر نہیں آتے یا جو ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو ص:۹۷)

دینی مدرسوں کے فاضل علماء نور و بشر اور حاضر و ناظر جیسے موضوعات پر تو گھنٹوں تقریر کر سکتے ہیں لیکن اگر ان سے اسلام کے معاشی نظام وغیرہ کے بارے میں اظہار خیال کرنے کو کہا جائے تو اِلّا ماشاء اللہ وہ پانچ منٹ سے زیادہ کسی موضوع پر نہیں بول سکتے۔ (کتاب مذکور ص:۹۸)

علماء صرف قرآن خوانی تک محدود ہیں

مذہبی اداروں میں پلنے، بڑھنے اور پڑھانے والے عصری تقاضوں سے نابلد رہے ان کا دائرہ کار فقط مسجدوں کی امامت، جمعہ کی خطابت، جنازہ پڑھانے اور قل خوانی پر تلاوت تک محدود ہو کر رہ گیا۔ (پمفلیٹ تحریکی امتیازات ص:۱۰)

علماء گمراہی کے ذمہ دار

جدید نسل کی گمراہی اور بے راہ روی کے ذمہ دار اتنے الحاد و لادینیت کا پرچار کرنے والے نہیں جتنے کہ اسلام کی تبلیغ کرنے والے مبلغ اپنے کردار کی گراوٹ اور فکر و عمل کے تضاد کی وجہ سے ہیں۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو ص:۶۸)

تقلید ائمہ علمی صلاحیت کو ناکارہ بنانے والی ہے

جدید تقاضوں کے تحت بذریعہ اجتہاد قرآن وسنّت سے استنباط کیا جائے محض تقلید ائمہ ہی مکمل طور پر حاوی رہی تو علمی صلاحیتیں زنگ آلود ہوکر ناکارہ ہو جائیں گی۔

(کتاب مذکور ص:۲۷)

طاہر القادری

کے بارے میں ان کے دیرینہ ساتھی

مفتی محمد خان قادری کے

انٹرویو کے اقتباسات

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاہر القادری جھوٹ کا پلندہ

طاہر القادری کے دوست محمد خان قادری بیان کرتے ہیں:

جب ہم اتفاق کمیٹی میں ہوتے تھے تو میں نے دیکھا کہ روزانہ قادری صاحب کیلئے میاں شریف کے گھر سے سوپ کا بھرا ہوا تھرمس آتا اور وہ ظہر تک تھرمس خالی کر دیتے یہ الگ بات ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ میں ناشتہ صرف ایک سلائس سے کرتا ہوں حالانکہ وہ سوپ کا بھرا ہوا تھرمس صبح سے ظہر تک پی جاتے تھے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۵)

کئی سال تک اتفاق والے قادری صاحب پر لاکھوں روپے خرچ کرتے رہے پھر انہوں نے سوچا کہ یہ شخص سب کچھ ہم سے لے بھی رہا ہے، ہمارے پیسوں سے پل بھی رہا ہے اور پھر منبر رسول پر کھڑے ہو کر کہہ بھی دیتا ہے کہ میں نے کبھی اتفاق والوں سے ایک پائی بھی نہیں لی۔ اس طرح ان کے خاندان میں اس کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ص:۵)

طاہر القادری احسان فراموش، زبان دراز

خان صاحب ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

لیکن افسوس کہ یہ ایسا احسان فراموش اور محسن کش انسان ہے کہ اس نے سارے مفادات سمیٹنے کے بعد اپنے محسنوں کے خلاف زبان درازی کی اور آج تک اپنے محسنوں کے خلاف دریدہ ذہنی سے کام لیتا چلا آرہا ہے، میں نے اس موقع پر محترم خلیل صاحب سے کہا کہ جو والد اور ماں کے ساتھ مخلص نہیں وہ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انقلاب کا داعی نہیں ہو سکتا کیونکہ جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ جس سے پیالہ پانی کا بھی پی لیں اس کے ہمیشہ ممنون رہتے ہیں۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ص:۶)

شریعت کی بات نہیں مانتا

س: قادری صاحب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا مزاج آمرانہ ہے وہ کسی شوریٰ وغیرہ کے پابند نہیں ہیں؟ کیا یہ تاثیر ٹھیک ہے؟

ج: جو آدمی شریعت کا پابند نہ ہو وہ کسی اور کا پابند کیسے ہوسکتا ہے، جو آدمی شریعت کی بات نہ مانے وہ کسی اور کی کیا مانے گا؟ ہم نے اس کے سامنے شریعت کی باتیں رکھیں، کتاب وسنت کی بات کی، لیکن انہوں نے قبول نہ کی، اس شخص نے یہاں تک ہمیں کہہ دیا کہ میری ذات پر اندھا اعتماد کرو اور غیر مشروط وفاداری کرو حالانکہ یہ شان صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۷)

سیاست میں آنے کیلئے شرمناک فریب

خان صاحب بیان کرتے ہیں:

جہاں تک سیاست میں آنے کی بات ہے تو یہ ان کا ذاتی شوق تھا، شاید بہت دیرینہ خواب، انہوں نے ہم سے کہا کہ آپ لوگوں سے مشورہ کرلیں کہ ہمیں موجودہ حالات میں سیاست کا راستہ اختیار کرنا چاہیے کہ نہیں؟ چنانچہ طویل غور وفکر ہوا، لوگوں کی رائے لی گئی، کچھ حق میں تھے اور کچھ خلاف تھے، پھر انہوں نے ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ اس طرح کہ جمہوری طریقے سے رائے لینے کے بجائے خاص لوگوں کو مسجد میں جمع کرلیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق خوابیں سنانا شروع کردیں اور پھر خوابیں بیان کرتے کرتے کہنے لگے کہ میں تو اس راستے پر چلنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کر چکا ہوں، تمہیں ساتھ چلنا ہے تو چلو۔ مجھے بتاؤ اس موقع پر کون انکار کرسکتا تھا؟ وہ لوگ جو شام کو کہہ رہے تھے کہ ہم سیاسی جماعت بنانے کے حق میں نہیں ہیں اب خوابیں سننے کے بعد وہی لوگ رو رہے تھے، اس طرح یہ سیاسی جماعت بنی۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۸)

علانیہ سفید جھوٹ

خان صاحب کہتے ہیں:

انہوں نے اعلان کیا کہ میں کسی کے ساتھ اتحاد نہیں کروں گا، نہ مسلم لیگ کے ساتھ اور نہ ہی پیپلز پارٹی کے ساتھ، ان دنوں جب یہ جلسوں میں حلفاً کہہ رہے تھے کہ میرا کسی سے رابطہ نہیں۔ یہ رات کو پی. پی. کے خوا جہ طارق رحیم اور سلمان تاثیر کے ساتھ خفیہ میٹنگ کرتے تھے، راتوں کو عبد الرشید فاروقی کے گھر پیپلز پارٹی کے لیڈروں کے ساتھ بیٹھ کر پلان بناتے تھے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۹)

طاہر القادری کا اصل چہرہ بے نقاب ہو

خان صاحب بیان کرتے ہیں:

میرے خیال میں اصل فیصلے قدرت کے ہوتے ہیں، اللہ اس شخص کو سیاست کے میدان میں لایا تا کہ اس کا اصل چہرہ بے نقاب ہو جائے اور لوگ اس کی اصلیت سے آگاہ ہو جائیں۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۹)

قائد نے دھوکہ دیا

موصوف فرماتے ہیں:

ہمیں احساس ہوا کہ ہم سے دھوکہ کیا گیا ہے۔ ’’قائد‘‘ نے ہمارے ساتھ جھوٹ بولا ہے، اس کے بعد ہم نے ڈسکس کرنا شروع کیا کہ ہم جو آنکھ بند کر کے اس کو انتخاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھ کر چل رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے، ہمیں لوگوں کی باتوں پر غور کرنا چاہئے، پھر رانا صاحب نے بتایا کہ میں نے یہ دیکھا۔ خلیل صاحب نے کہا کہ میں نے یہ دیکھا۔ اس طرح باتیں کھل گئیں اور ساری صورت حال سامنے آتی گئی۔

(انکشافاتی انٹرویو۔ص:۱۰)

بہت کچھ سامنے آیا

محترم آگے کہتے ہیں:

وہ لوگ جو میاں صاحبان کے گھروں سے قادری صاحب کیلئے مختلف چیزیں لے کر آتے تھے ان سے پوچھا تو ''بہت کچھ'' سامنے آیا۔اس طرح ہماری آنکھیں کھل گئیں۔(انکشافاتی انٹرویو۔ص:۱۱)

طاہرالقادری ناقابل اصلاح ہے

خان صاحب کہتے ہیں:

سب سے پہلے ذہنی طور پر میں ٹوٹا۔ میں نے باقی ساتھیوں سے کہا کہ میں منہاج القرآن چھوڑنا چاہتا ہوں،محترم خلیل صاحب نے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں،اس کی اصلاح کرتے ہیں،پھر ہم نے بہت اجلاس کیے،عاملہ کے ساتھیوں کے سامنے بھی بات کی اور اس کے منہ پر بھی سب کچھ کہا لیکن بالآخر ہم اس نتیجے پر پہونچے کہ یہ ناقابل اصلاح ہے۔

س: آپ نے اتمام حجت کیلئے اصلاح کی کوشش کی؟

ج: بہت کوشش کی۔ 88ء سے لے کر 90ء تک ....! ہم نے ان کے ساتھ کئی نشستیں کیں لیکن ہم کامیاب نہ ہوسکے۔

دوسروں کی کتابیں طاہرالقادری کے نام

س: کہا جاتا ہے کہ قادری صاحب کی اکثر باتیں آپ کی لکھی ہوئی ہیں جو ان کے نام سے شائع ہوئی ہیں،حقیقت کیا ہے؟

ج: آپ اس کو اس طرح کہہ لیں کہ منہاج القرآن میں جو علمی کام ہوا ہے وہ میرے ہاتھوں ہوا ہے، یہ میں نہیں کہتا کہ قادری صاحب میں صلاحیت نہیں تھی دراصل مسئلہ یہ تھا کہ قادری صاحب کام کی طرف آنے والے نہیں تھے۔ کیوں کہ انہیں جلسوں اور سیاست کا چسکا پڑ چکا تھا، میرے سمیت کئی دوسرے علمی لوگوں کا کام ان کے نام سے چھپا، ہو سکتا ہے کہ ان کے نام سے شائع ہونے والی کتابوں میں دیئے گئے حوالہ جات کا آج تک انہیں پتہ نہ ہو کہ یہ کس کتاب میں سے ہے، اب بھی کئی ساتھی جو مجبور ہیں وہ وہاں بیٹھے ہیں، کام وہ کرتے ہیں اور چھپتا قادری صاحب کے نام سے ہے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۱۱)

طاہر القادری کی شرمناک حرکت

س: جب طاہر القادری صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا تو اس وقت آپ منہاج القرآن میں موجود تھے، اس مشہور واقعہ کی اصل تفصیل کیا ہے؟ جب کہ عدالت اسے ''ڈرامہ'' قرار دے چکی ہے۔

ج: میں وہیں تھا ۲۵/رمضان المبارک کی بات ہے، میں اور رانا جاوید صاحب کسی جگہ محفل پر گئے ہوئے تھے، وہاں سے واپس ادارہ پہونچے تو اس وقت فائرنگ ہو رہی تھی، فائرنگ کی آواز سن کر محترم خلیل صاحب بھی اپنے گھر سے باہر آ گئے اور پھر ہم تینوں سب سے پہلے جائے وقوعہ پر پہونچے، قادری صاحب بیس پچیس منٹ بعد باہر نکلے، ہم نے جائے وقوعہ دیکھا تو میں نے اسی وقت خلیل صاحب سے کہا کہ اگر چہ ہم اس طرح کے کاموں میں کبھی شریک نہیں ہوئے لیکن پھر بھی چند باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ ایک تو یہ کہ دیواروں پر جو خون لگا ہے اس کا بہاؤ فطرتی نہیں ہے، دوسری بات یہ کہ میں نے زخمی لوگوں کے جسم سے خون نکلتے دیکھا ہے اس میں خون کے ساتھ بوٹیاں

نکلتی ہیں اس خون میں وہ نہیں، تیسری اہم بات یہ تھی کہ جہاں سے فائرنگ بتا رہے ہیں وہاں سے گولیاں اندر نہیں لگ سکتیں۔ میری یہ بات سن کر خلیل صاحب نے کہا کہ آپ رمضان شریف میں کیسی باتیں کر رہے ہیں، میں نے خاموشی اختیار کر لی، پھر کیس عدالت میں چلتا رہا وہاں حقائق سامنے آئے، جب عدالت میں انہیں شکست نظر آئی تو وہاں سے بھاگ آئے، عدالتی کاروائی کے دوران ان کے ساتھیوں نے ہمیں بتایا کہ فائرنگ قادری صاحب کے باڈی گارڈوں نے کی ہے، باہر سے کسی نے نہیں کی۔ ہم نے ان ساتھیوں کو قادری صاحب سے ملوا بھی دیا تھا۔

اس سلسلے میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اس واقعہ پر عدالت عالیہ کے جج کا فیصلہ ''الہامی فیصلہ'' ہے، جج صاحب کے الفاظ الہامی ہیں، قوم کو ان الفاظ پر غور کرنا چاہئے، طاہر القادری صاحب کے تمام ساتھیوں اور حواریوں کو جج کے فیصلے کے الفاظ پر غور کرنا چاہئے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۱۲،۱۳)

طاہر القادری جھوٹا، دولت کا پجاری اور شہرت کا بھوکا

س: جج کے فیصلے کے الفاظ کیا تھے؟

ج: تفصیلی فیصلہ تمام اخبارات ورسائل میں شائع ہو چکا ہے، جج نے ان کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ شخص محسن کش، جھوٹا، شہرت کا بھوکا، دولت کا پجاری اور لالچی ہے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۱۳)

طاہر القادری سے دھوکہ نہ کھائیں

ویسے ''طاہر القادری اور منہاج القرآن'' کے موضوع پر ہم ایک کتاب لکھ رہے ہیں اس میں ''سب کچھ'' شائع ہو جائے گا تاکہ آئندہ نسل دین کے ان ''ٹھیکداروں'' سے دھوکہ نہ کھائے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ ص:۱۳)

طاہرالقادری ڈکٹیٹر ہے

خان صاحب موصوف بیان کرتے ھیں:

منہاج القرآن کے آئین میں طاہرالقادری صاحب اختیارات کا ''گھنٹہ گھر'' ہیں اور پھر شوریٰ کا کوئی معیار بھی نہیں تھا۔ شوریٰ میں کوئی جید عالم دین نہیں تھا، سب ہاں میں ہاں ملانے والے تھے، شوریٰ میں صرف وہی لوگ تھے جو حلف اٹھا چکے تھے کہ ہم طاہر القادری پر اندھا اعتماد کریں گے۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ص:۱۵)

طاہرالقادری گندگی میں گراہوا ہے

مفتی محمد خان صاحب کھتے ھیں:

ایک خواب مجھے بھی آیا تھا۔ یہ خواب ادارہ چھوڑنے سے پہلے میں نے کئی ساتھیوں کی موجودگی میں قادری صاحب کو بھی سنایا تھا۔ خواب یہ تھا کہ میں قادری صاحب اور جامعہ کے ایک استاذ مولانا ظہور الٰہی صاحب ایک کچے راستہ میں موجود ہیں، دیوار کے پاس ایک راستہ جاتا تھا، ہم سوچتے ہیں کہ اب کیا کریں؟ خطرہ بہت ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ میرے پیچھے آئیں، قادری صاحب کو ہم درمیان میں کر لیتے ہیں، دیوار کے ایک طرف گندا پانی ہے ایک طرف موڑ آ گیا، میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو دونوں غائب تھے، میں بھاگ کر پیچھے آتا ہوں، پھر میں نے دیکھا کہ مولانا ظہور الٰہی غائب ہیں اور قادری صاحب گندے پانی میں گرے ہوئے ہیں، میں ان کو بچانے کیلئے گندے پانی میں داخل ہوتا ہوں اور ان کے جسم کو صاف کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن جیسے جیسے صاف کرتا ہوں وہ پھر گندہ ہو جاتا ہے اور پھر قادری صاحب ہاتھ چھڑا کر گندے پانی میں ڈبکی لگا لیتے ہیں۔ (انکشافاتی انٹرویو۔ص:۱۶)

☆☆☆

پاکستان میں طاہر القادری کے خلاف لکھی گئی کتابیں

ڈاکٹر طاہر القادری کے خلاف بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، آخر یہ لوگ کس کس کے خلاف مقدمہ درج کریں گے اور کہاں تک شخصیت پرستی سے کام لیں گے؟ طاہر القادری کے خلاف لکھی جانے والی بعض کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

عورت کی دیت کا مسئلہ — حضرت غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

.دیت المرأۃ — مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی علیہ الرحمہ

.جواب الجواب — مفتی تقدس علی خان

.دوسرا مودودی آگیا — مفتی تقدس علی خان

خطرہ کی گھنٹی — مفتی ابوداؤد محمد صادق

. پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ — جسٹس غلام سرور قادری

تہتر فرقے اور طاہر القادری — جسٹس غلام سرور قادری

.فتنہ طاہریہ کی حقیقت — مفتی محبوب رضا خان

علمی گرفت پروفیسر طاہر القادری — مفتی محبوب رضا خان

ضرب حیدری — مفتی غلام رسول قاسمی

..............اس کتاب میں ۳۰ علماء کی تقاریظ موجود ہیں جن میں طاہر القادری صاحب کے استاذ علامہ عبدالرشید صاحب رضوی بھی شامل ہیں۔

.الہامات شیطانی — مفتی عبداللہ قادری

خوابوں کا شہزادہ — مفتی محمد صدیق ہزاروی

.نیا فتنہ — محمد حنیف اختر

.الفتنۃ الجدیدہ — مفتی بشیر القادری

.اسلام اور وائرس مسیحیت — علامہ بشیر القادری صاحب

.متنازعہ ترین شخصیت — محمد نواز کھرل

..............اس کتاب میں ۱۰۰ سے زائد علماء، وکلاء، صحافیوں اور دانشوروں کے مضامین یکجا ہیں جو طاہر القادری کے خلاف لکھے گئے ہیں۔